شمس نوید عثمانی

جنت کے خریدار!

بارگاہِ رسالت ﷺ میں ایک جاگیر کا مقدمہ درپیش تھا۔ ربیعہ مدعی تھے اور امراء القیس رضی اللہ عنہ مدعا علیہ......قریب تھا کہ پوری جاگیر امراء القیس کی ایک قَسم کی قیمت میں ان کے ہاتھ آجائے کہ اچانک رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

''خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ صرف مالی منفعت کے لیے اس کا نام استعمال کیا جائے۔ ایسا شخص جب اپنے خدا سے ملاقات کرے گا تو اس کو اپنے سے خفا پائے گا۔''

''لیکن اے خدا کے رسول (ﷺ)!'' امرء القیس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر کوئی شخص قَسم سے بچنے کے لیے اپنے جائز حق سے دستبردار ہو جائے تو اس کا انعام کیا ہے؟''

''خدا کی جنت''......آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

ایک لمحے......ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ ربیعہ کے چہرے سے مایوسی اور اضطراب ظاہر ہوا کہ مدعا علیہ کی ایک قَسم اس جاگیر کو اپنے قبضے میں لیا چاہتی ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ امرء القیس رضی اللہ عنہ اینٹ پتھر کی دنیا سے دور اپنے خدا کی جنت کے تصور میں گم ہو چکے ہیں......قبروں سے پَٹی ہوئی زمین حیاتِ ابدی سے جگمگاتی ہوئی جنت کے آگے ماند پڑ چکی ہے۔ ایک بندے نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کا جائز حق حاصل کرنے کے لیے اپنے خدا کا مقدس نام استعمال کرنا گوارا نہ کرے گا۔

''میں قَسم نہیں کھاؤں گا......میں قَسم نہیں کھاؤں گا......خواہ میری یہ جاگیر میرے ہاتھ سے جاتی رہے!''

یہ ماضی کی بات تھی مگر حال کیا ہے؟......حال یہ ہے کہ ہم دنیا کے حقیر منافع حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قَسموں تک سے دریغ نہیں کرتے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں! جی ہاں ہم مسلمان ہیں!

☆......☆......☆